Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 37, Sr.No.105, 2016 pp 129 - 136

مجلّہ تحقیق
مجلۂ کلیۂ علوم شرقیہ
جلد ۳۷، اکتوبر۔دسمبر ۲۰۱۶ء، شمارہ ۱۰۵

کشمیر میں فارسی زبان وادب (۷۲۷ھ تا ۹۹۴ھ)

ڈاکٹر مشتاق احمد☆

Abstract:

Although the persian language and literature commenced in kashmir with missionary activities of mystics yet its evolution is dependent on the ruling families of kashmir (the families which ruled over Kashmir). The patronization of literature by sultan sadar-ud-din and rulers from shah meeri family nourished the persian language and literature (in this area). Mirza Haider played also a vital role in evolution of persian language and litrature. The Services of Chak family are also significant in this regard.The books that were written in that era came in limelight due to dedication to courts of these Kashmiri rulers.

Keywords: Kashmiri rulers, evolution, Persian Language and Litrature

کشمیر میں فارسی زبان وادب کے ابتدائی نقوش، کشمیر میں آغاز اسلام کے ساتھ ہی نمایاں ہونا شروع ہوئے۔ کشمیر میں دین اسلام کی اشاعت کا سہرا اُن صوفیا اور بزرگان دین کے سر ہے۔ جو ایران اور وسطی ایشیائی ریاستوں سے ہجرت کر کے کشمیر میں داخل ہوئے۔ یہ بزرگان دین چونکہ فارسی زبان میں مہارت تامہ رکھتے تھے اس لئے اس زبان کو اسلام کی اشاعت کا ذریعہ بنایا۔ اشاعتِ دین کی غرض سے فارسی زبان میں علم وحکمت پر مبنی بے شمار کتابیں لکھیں۔ یہ اس زبان کی مٹھاس اور بزرگانِ دین کے خلوص کا نتیجہ تھا کہ یہ کتابیں کشمیر کے عوام میں بہت مقبول ہوئیں۔ اسی مقبولیت کی بدولت مقامی آبادی کی دلچسپی فارسی زبان میں بڑھی اور انھوں نے دینِ اسلام کی بہتر تفہیم کے لئے فارسی اور عربی زبان کو سمجھنا لازمی قرار دیا۔ اس طرح اشاعتِ دینِ اسلام کی وجہ سے عربی اور فارسی زبانوں نے ترقی کی منزلیں طے

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج بھلوال۔

کیں اور فارسی بولنے اور سمجھنے والے ادبا اور شعرا کی تعداد میں اضافہ ہوا جنھوں نے کشمیری حکمرانوں کے درباروں تک رسائی حاصل کی۔

" کسی زبان کی نکتہ فہمی کا حق نہیں ادا ہو سکتا جب تک کہ اس کے ملک کی تاریخ اور جغرافیہ اور ملکی حالات اور اہل ملک کے عادات و اطوار سے بخوبی واقفیت نہ ہو"

(آزاد؛ ۲۰۰۶م:۱۱۶)

کشمیر کے پہلے مسلمان حکمران سلطان صدر الدین نے بلبل شاہ کے ہاتھوں اسلام قبول کرنے کے بعد کشمیر میں پہلی مسجد تعمیر کروائی۔

"یوں تو سرزمینِ کشمیر میں اسلام حضرت بلبل شاہ کے زمانے میں آیا اور اس سلسلے میں کشمیر کے راجہ رنچن دیو دس ہزار افراد سمیت ان کے ہاتھ بیعت کر کے سلطان صدر الدین کے نام سے دائرہ اسلام میں داخل ہوا" (احمد؛ ۱۹۹۳م:۲۱)

اس طرح ترویج اسلام کے ساتھ ساتھ فارسی زبان کو بھی وسعت ملی۔ سلطان صدر الدین کے بعد دوسرا خاندان جس کے بادشاہوں نے فارسی زبان و ادب کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا وہ شاہمیری خاندان کے سلاطین تھے۔ جنہوں نے کشمیر میں تقریباً دو سو بیس سال حکمرانی کی/فرمانروائی کی۔ اس خاندان کے بانی سلطان شمس الدین شام میر (حک:۷۶۰۔۷۸۰ھ)۔ ایک مورخ میرزا سیف الدین شاہ میر کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

"شاہ میر در جمع آوری علما و فضلا و کتبِ علم دین و صاحبِ کمالان و فنون مثل کاغذ گران و جلد گران وغیرہ سعی موفور بکار برد" (سیف الدین؛ ۱۹۹۰م:۲۹)

شاہ میری خاندان کے مشہور حکمران سلطان شہاب الدین (حک؛ ۷۶۰-۷۸۰ھ) کے عہد میں سید علی ہمدانی جو امیر کبیر کے لقب سے مشہور تھے۔ کشمیر آئے اور انھوں نے اسلام کی تبلیغ کی۔ تصوف و عرفان پر مبنی فارسی میں کتابیں لکھیں۔ ان کی تصنیفات کی تعداد ایک سو ستر (۱۷۰) تھی۔ ان کی تصنیفات میں

سے "ذخیرۃ الملوک"، "چہل اسرار" اور "ھمدانیہ" چھپ چکی ہیں۔ سلطان شہاب الدین کے بعد سلطان قطب الدین (حک؛۷۸۰-۷۹۶ھ) کشمیر میں تخت نشین ہوئے۔ وہ بھی علماء اور فضلاء کے ساتھ بڑی عقیدت رکھتے تھے۔

اصلح میرزا تذکرہ شعرائے کشمیر میں لکھتے ہیں۔

"امیر کبیر سید علی همدانی (د۔ ٧٨٦ق) بن سید شهاب در علوم ظاهری و باطنی مهارت داشت و در اغازِ حکومتِ خانواده شاهمیری در کشمیر، همراهِ مریدان آمد و ترویج و اشاعة دینِ اسلام نمود۔ اسرار النقطه، شرح اسماء الله و ذخیرة الملوك وغیره از آثارِ معروف او است۔ شعرهم می سرود. رباعی ذیل سروده اوست:

"دل تنگم و دیدار تو دربان منست
بیرنگ رخت زمانه زندان منست
بر هیچ دلی مباد و بر هیچ تنی
آنچه از غم هجران تو ، برجان منست "

(راشدی؛ ١٩٦٧م: ٨٨٦/٢)

سلطان سکندر بت شکن (حک:۷۹۶-۸۱۹ھ) کے زمانے میں بھی فارسی تصنیف و تالیف کا سلسہ جاری رہا، مصنفین کا زیادہ تر موضوع تصوف و عرفان تھا۔ سید علی ہمدانی کے بیٹے محمد نے تصوف و عرفان کے موضوع پر کئی رسالے لکھے ان کی صرف دو تصنیفات محفوظ رہ سکی ہیں۔

۱۔رسالہ در تصوف ۲۔رسالہ در شرح شمسیہ (منطق)

سید محمد کے ہم عصر اور سید علی ہمدانی کے مریدوں میں، سید احمد سامانی "رسالہ تنویر در شرح فرایض سراجی" اور سید محمد خاوری نے "شرح لمحات عراقی' لکھے۔ ان کے علاوہ سید محمود سیفی کا شمار بھی اس زمانے کے مشہور شعراء میں ہوتا ہے۔

سلطان شاہی خان ملقب بہ سلطان زین العابدین (حک:۸۲۷-۸۷۸ھ) کا زمانہ علم و دانش

اور ثقافتی ترقی کا سنہری دور شمار ہوتا ہے۔ یہ بادشاہ بڈ شاہ کے نام سے بھی مشہور تھا۔ بادشاہ خود عالم، فاضل اور فارسی زبان و ادب کا مربی تھا اور علماء، فضلاء، حفاظ اور مصنفین اور شعراء کی سرپرستی کرتا تھا۔ اس نے خراسان اور دوسرے ممالک میں اپنے نمائندے بھیجے تا کہ فارسی، سنسکرت اور ترکی زبان میں لکھی جانے والی ادبی کتابیں لائیں اور صحافت اور کاغذ سازی کی صنعت میں تربیت حاصل کریں۔ اس کی دو کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ سوال و جواب (آتش بازی کے بارے میں)

۲۔ شکایت از بے ثباتی روزگار و اولاد ناخلف

سلطان زین العابدین نے اپنا دیوان خود مرتب کیا اور اس کا تخلص "قطب" تھا اور ''بھارستان شاہی'' میں اس کے دو اشعار درج ذیل ہیں:

ای بگرد شمع رو یت عالمی پروانه ای
وزلب شیریں توشوریست در هر خانه ای
قطب مسکین کو گناهی می کند عیبش مکن
عیب نبود گر گناهی می کند دیوانه ای

(ظهور الدین؛ ۱۹۸۵م: ۲۹۰)

سلطان زین العابدین کا ملک الشعراء ملا نادری تھا۔ اس دور کے دوسرے مشہور شعراء اور مصنفین میں ملا احمد اور محمد امین اویسی (د ۔۸۸۹ھ) ہیں۔

"محمد امین اویسی مو سوم به میر بابا اویسی فر زند سید حسین بیهقی در قرن پانز دهم میلادی در کشمیر متو لد شد، زندگی وی بیشتر در تجر د و ریاضت گذشت، از اشعارش یك تر جیع بند ویك غزل و دو یا سه رباعی به مار سید، دو بیت اِزتر جیع بند اویسی اینجاداده می شود؛

آن که اورا توبی نشان یابی
بر در حجره با سبان منست
زان به کشمیر منزوی شده ام
کین همه جمله بوستان منست "

(تیکو؛۲؛۱۳۴۲ش؛۱)

اس بادشاہ نے حکم دیا کہ سنسکرت کی کتابوں کے فارسی زبان میں تراجم کئے جائیں۔ فارسی تصنیف وتالیف نے خوب ترقی کی اس دور کی چند کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ وقایع کشمیر پنڈت کلھن کشمیری کی سنسکرت کی کتاب "راج ترنگینی" کا فارسی ترجمہ مترجم ملا احمد کشمیری

۲۔ مھابھارت مترجم ملا احمد کشمیری

۳۔ تاریخ کشمیر تالیف ملا نادری

۴۔ تاریخِ کشمیر تالیف قاضی حمید

۵۔ مقامات تالیف حاجی بابا اَدھم

۶۔ کفایہ (درطب) تالیف منصور بن محمد

مندرجہ بالا کتابوں میں سے زیادہ تر دستبردِ زمانہ کی نذر ہوگئیں۔ سلطان زین العابدین خود شاعر تھا اور شعراء اور مصنفین کی سرپرستی کرتا تھا۔ کشمیر میں اس جیسا علم دوست بادشاہ کبھی پیدا نہیں ہوا۔

سلطان زین العابدین کے بعد شاہمیری حکمران خلفشار کا شکار رہے اور فارسی زبان وادب کی ترویج واشاعت میں کوئی خاص کردار ادا نہ کر سکے۔ ۹۴۸ھ میں میرزا حیدر دوغلات نے کشمیر پر قبضہ کرلیا۔ اس نے خود ۹۵۳ھ میں "تاریخ رشیدی" کے نام سے فارسی زبان مین تاریخ کی کتاب لکھی ۔ یہ کتاب فارسی زبان وادب اور تاریخ میں بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ میرزا حیدر خود شاعر بھی تھا اور علماء اور فضلاء سے عقیدت رکھتا تھا۔ اس کے چند شعر یہاں پر نقل کئے جاتے ہیں۔

"محمد نور چشم اهل بینش

گل بستان سرای آفرینش

که جمله سروران را سرور آمد

چو تاج ازهر دو عالم بر سر آمد"

(دوغلات؛٢٠٠٤م؛٤)

۹۵۷ھ میں میرزا حیدر کی شہادت کے بعد شاہمیری حکمرانون نے چند سال کشمیر میں حکمرانی کی مگر اس دوران مختارِ کل خاندان چک تھا۔

اس کے بعد چک خاندان (حک:۹۶۲-۹۹۴ھ) نے شاہمیری حکمرانوں کو تخت و تاج سے بر طرف کیا اور غازی شاہ چک نے کشمیر میں ۹۶۲ھ میں خاندان چک کی حکومت کی بنیاد رکھی ان حکمرانوں میں حسین شاہ چک اور یوسف شاہ چک فارسی کے شاعر تھے اور شعراء اور ادباء کی سرپرستی بھی کرتے تھے "تذکرہ ھفت اقلیم" میں یوسف شاہ کا ایک شعر محفوظ ہے۔

"لیلی جمازه ای بر محنون به خود نراند

زور کمند جزبه معجز نمای اوست"

(ریاض شبلی؛٢٠٠٣م:١٩١)

محمد اعظم دیدہ مری اپنی تصنیف "تاریخ کشمیر اعظمی" میں یوں رقمطراز ہیں:

"حسین شاه چك با وجود اشتغال سلطنت گاهی شعر هم می سرود، این شعر ازوست:

حمایل کر ده تیغ و بسته خنجر یار می آید

دلا بر خیز کاری کن که جان در کار می آید"

(اعظم؛ ١٨٨٦م:٩٣)

بابا داؤد خاکی (د۔۹۹۴ھ) شیخ یعقوب صرفی (د۔۱۰۰۳ھ)۔محمد امین مستغنی، مولانا مھری، مولانا نامی اور مولانا نامی ثانی عہد چک (۹۶۲-۹۹۴ھ) کے مشہور شعراء میں شمار ہوتے ہیں مولانا میر علی (د۔۹۷۸ھ) بھی شعر موزوں کر لیتے تھے مگر صنائع شعری کی جانب زیادہ متوجہ نہ تھے لیکن نستعلیق نویسی میں بے مثال تھے۔

محمد اعظم دیدہ مری کشمیری اپنی تاریخ کی اہم کتاب میں لکھتے ہیں۔

"محمد امین مستخنی از شعرای عهد یوسف شاه(حك؛۹۸۹-۹۹٤ق) بود، یك بیت ازوی:

بسوزش عرق منت آتشی نبود

تحملی که کرم را کنیم داغ کجا ست"

(اعظم؛۱۸۸٦م؛۱۱٦)

☆☆☆☆

منابع و مآخذ

۱۔ آزاد، محمد حسین،٦ ٠ ٠ ٢م، سخن دان فارس، بلك ٹاك، ٣۔ ٹمپل روڈ لاهور۔

۲۔ احمد، غلام، ۱۹۹۳م، کمشیر اور وسط ایشاء، جنگ پبلشر ز ، لاهور

۳۔ اعظم ، ۱۹۹۵م، واقعات کمشمیر/تاریخ اعظمی، ترجمه و حواشی، حمید یزدانی، اقبال اکادمی، پاکستان، لاهور

٤۔ تیکو؛۱۳٤۲ش، پارسی سراهان کشمیر، انشارات انجمن ایران و هند ، تهران

٥۔ دوغلات، میرزا حیدر، ٢٠٠٤م، تاریخ رشیدی، به تصحیح عباسقلی غفاری فرد، مرکز نشر میراث مکتوب، تهران

٥۔ راشدی، سید حسام الدین،١٩٦٧م، تذکره شعرای کشمیر، اقبال اکادمی پاکستان، لاهور۔

٦۔ ریاض ، محمد؛شبلی،صدیق،٢٠٠٣م،فارسی ادب کی مختصر ترین تاریخ ، سنگ میل پبلشرز،لاهور

٧۔ سیف الدین، میرزا، ۱۹۹۰م،خلاصة التواریخ کشمیر، پایان نامه به تصحیح وقارهسین خان، به شماره T-۹۸، در کتابخانه دانشکدهَ خاورشناسی، دانشگاه پنجاب، لاهور

٨۔ ظهور الدین، احمد؛۱۹۸٥م، پاکستان میں فارسی ادب، ج٤، اداره تحقیقات پاکستان، دانشگاه پنجاب ، لاهور